آپ بیتی

آپ بیتی یا خود نوشت کا مطلب ہے اپنی زندگی سے گذرے ہوئے واقعات بیان کرنا۔ اس بیان کے دائرے میں پوری زندگی بھی آ سکتی ہے اور زندگی کا کوئی خاص دور یا واقعہ بھی۔

خود نوشت کیوں لکھی جاتی ہے؟ اس سوال کے مختلف جواب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ لکھنے والا اپنی یادوں کو مرتب اور محفوظ کرنا چاہتا ہے یا یہ کہ لکھنے والا اپنے تجربوں میں پڑھنے والوں کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے۔ یا لکھنے والا اپنے قاری کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس نے دنیا اور اس کے لوگوں کو کس نظر سے دیکھا ہے۔

ایک اچھی خود نوشت میں لکھنے والا خود اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنتا۔ خود نوشت لکھنے والے کو ہمیشہ بہت ضبط اور احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ دوسروں کے بیان میں بھی سچائی اور دیانت داری کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اردو میں خود نوشت کی روایت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ مولانا جعفر تھانیسری کی آپ بیتی "کالا پانی" کو اردو کی پہلی خود نوشت کہا جاتا ہے، اس کی اشاعت 1923 میں ہوئی تھی۔ حالانکہ اپنی اشاعت سے بہت پہلے یہ خود نوشت لکھی جا چکی تھی۔

موجودہ دور میں رشید احمد صدیقی کی "آشفتہ بیانی میری"، سر رضا علی کی "اعمال نامہ"، جوش ملیح آبادی کی "یادوں کی برات"، قرۃ العین حیدر کا سوانحی ناول "کار جہاں دراز ہے"، قدرت اللہ شہاب کی "شہاب نامہ"، خلیق ابراہیم خلیق کی "منزلیں گرد کی مانند"، اختر الایمان کی "اس آباد خرابے میں" بہت مشہور ہوئیں۔ خواتین کی آپ بیتیوں میں بیگم حمیدہ کی "ہم سفر"، ادا جعفری کی "جو رہی سو بے خبری رہی" اور سعیدہ بانو احمد کی "ڈگر سے ہٹ کر" بہت دلچسپ اور مقبول آپ بیتیاں ہیں۔

عام طور پر آپ بیتی نثر میں لکھی جاتی ہے، مگر کچھ لوگوں نے منظوم آپ بیتیاں بھی لکھی ہیں۔

غزل

غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ لغت میں اس کے معنی ہیں "عورتوں کی باتیں کرنا" یا "عورتوں سے باتیں کرنا"۔ عربی میں غزل ملتقید اشعار کو کہتے ہیں۔ عربی غزل میں مطلع بھی ہوتا تھا اور غزل کی ہیئت کے مطابق دوسرے اشعار کے تمام مصرعے ہم قافیہ بھی ہوتے تھے مگر غزل کا ہر شعر مستقل مضمون کا حامل نہیں ہوتا تھا۔

عربی سے غزل فارسی میں آئی۔ فارسی شاعروں نے غزل میں کئی بڑے ردو بدل کیے۔ ایک یہ کہ انہوں نے غزل کے ہر شعر کو ایک مستقل مضمون کا حامل بنایا۔ غزل کے ہر شعر میں ایک مستقل مضمون ادا کرنے کی کوشش کے نتیجے میں غزل کے اندر اشاروں اور کنایوں میں بات کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ بڑے سے بڑے مضمون کو علامت، تشبیہ اور ~~[illegible]~~ استعارے کے پردے میں صرف دو مصرعوں میں ادا کیا جانے لگا۔ فارسی شاعروں نے موضوعات و مضامین کے لحاظ سے غزل میں وسعت پیدا کی۔ غزل میں عشق مجازی کے ساتھ ساتھ عشق الٰہی، بے ثباتی دنیا، زاہدوں سے چھیڑ چھاڑ، اہل ریا پر طنز اور رندی وغیرہ ذاتی کے مضامین فارسی شاعروں کی ہی ایجاد ہیں۔ غزل میں "ردیف" کا استعمال بھی فارسی شاعروں کی ہی دین ہے۔ عربی شاعری میں قافیہ ہوتا ہے ردیف نہیں ہوتی۔

اردو میں غزل فارسی ادب سے آئی مگر اب یہ اردو کی سب سے مقبول صنف سخن ہے۔ فارسی کی طرح اردو غزل میں بھی مضامین و موضوعات کی کوئی قید نہیں ہے۔ اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرر نہیں ہے۔ عام طور پر پانچ سے اُنیس اشعار تک کی غزلیں ہوتی ہیں۔

غزل کا پہلا شعر "مطلع" کہلاتا ہے، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ کسی غزل میں دوسرا مطلع بھی ہو تو اسے "حسن مطلع" یا "زیب مطلع" کہتے ہیں۔ غزل کے آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص نظم کرتا ہے۔ جسے "مقطع" کہتے ہیں۔ جس غزل میں ردیف نہ ہو، صرف قافیے ہوں اسے "غیر مردّف غزل" کہتے ہیں۔ وہ بحر اور ردیف و قافیہ جس کی غزل میں پابندی کی جاتی ہے، اس کو غزل کی "زمین" کہا جاتا ہے۔